

علمدار کربلا

<?xml encoding="UTF-8">

حرم حسین کے پاسدار ، وفاؤں کے پروردگار، اسلام کے علمبردار، ثانیِ حیدرِ کَرّار، صولتِ علوی کے پیکر ، خاندانِ رسول کے درخشان اختر ، اسلام کے سپاہ سالارِ لشکر ، قلزمِ علی کے نایاب گوہر، فاطمہ زہرا کے پسر، ثانیِ زہرا کے چہیتے برادر ، ہارونِ کربلا حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام ۔

کسی کے قلم میں اتنی طاقت کہاں کہ طیارِ عرشِ معرفت ، اطلسِ شجاعانِ عرب کے بارے میں خامہ فرسائی کر سکے یا انکی فضیلت میں اپنے لبوں کو وا کر سکے ۔ اسلیے کہ انکی فضیلت اور عظمت وہ بیان کر رہے ہیں جو ممدوح خدا ہیں ۔ شخصیت والا صفات کے بارے میں چند روایاتِ معصومین اور چند حقائقِ تاریخ، قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں :

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں :

ان للعباس عندالله تبارک وتعالى منزلة يغبته عليها جميع الشهداء يوم القيامة خدا وند عالم کے نزدیک عباس کی وہ منزلت ہے کہ تمام شہدا قیامت کے دن رشک کرینگے (۱)

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :

كان عمی العباس بن علی نافذ البصيرة ، صلب الایمان ، جاهد مع اخیه الحسین و ابلی بلاء حسنا ومضى شهيدا میرے عمو عباس جو بصیرتِ نافذ اور ایمان محکم رکھتے تھے انہوں نے اپنے بھائی حسین کے ساتھ جہاد کیا اور بلاء نیک کے متحمل ہوئے اور افتخارِ شہادت سے شرفیاب ہوئے (۲)

بصیرتِ نافذ وہ رکھتا ہے جسکی فکر اور رائے قوی ہو اگر عباس اس صفت کے حامل نہ ہوتے تو راہِ اسلام میں یہ فداکاری جو آپ نے پیش کی وہ نہ ہوتی۔

استحکامِ ایمان حضرت عباس کی فداکاری سے ثابت ہوتا ہے ۔ مقاتل نے آپ کا رجز جو آپ نے اپنے داہنے ہاتھ کے کٹ جانے کے بعد پڑھا ، یوں بیان کیا ہے :

والله ان قطعتم یمنی انی احمی ابدًا عن دینی

و عن امام صادق الیقین نجل النبی المصطفی الامین

قسم خدا کی اگر میرا داہنا ہاتھ قلم کر دیا تب بھی میں ہمیشہ اپنے دین اور امام جو پیامبر خدا کی یاد گار ہیں حمایت کروں گا۔ (۳)

جمالِ حضرت عباس

آپکو قمرِ بنی ہاشم اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ بہت حسین اور جمیل تھے اور مورخین نے آپکے حسن و جمال کو اس طرح نقل کیا ہے : کان العباس وسیما جمیلا یرکب الفرس المطہم و رجلاه یخطان فی الارض و یقال لہ

قمر بنی ہاشم۔عباس اتنے خوبصورت اور حسین تھے کہ جب بلند قامت گھوڑے پر سوار ہوتے تو انکے پاؤں زمین پر خط دیتے ہوئے جاتے تھے اور انکو لوگ بنی ہاشم کا چاند کہتے تھے - (۴)

علمِ حضرت عباس

حضرت عباس کے علم کے بارے میں آئمہ فرماتے ہیں : ان العباس بن علی زق العلم زقاعباس نے علم کو اس طرح حاصل کیا جیسے کبوتر اپنے بچے کو دانا چگاتا ہے ۔ (۵)

ملا محمد باقر بجنوردی اپنی کتاب الکبریت الاحمر میں لکھتے ہیں عباس اہلبیت کے افاضل اور اکابر فقہا میں سے ہیں بلکہ وہ عالم غیر معلّم ہیں ۔ (۶)

امام سجّاد اپنے خطبہ میں جو آپ نے دربارِ یزید میں ارشاد فرمایا ایک جملہ حضرت عباس کے لیے ارشاد فرماتے ہیں : اِنَّ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ زَقْوِ الْعِلْمِ زَقَا۔ وہ اس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جنہوں نے علم کو غذا کی طرح کھایا ہے جب یزید نے اس جملہ کو سنا بے اختیار اسکی زبان سے نکلا کہ اس کلمہ کو عرب پرندہ کو غذا دینے کے لیے استعمال کرتے ہیں اسلیے زقوالعلم زقا کا مطلب ہے کہ خاندان پیامبر اپنی اولاد کو بچپن میں ہی علم سے آراستہ کر دیتے ہیں ۔

شجاعتِ حضرت عباس

تاریخ نے شجاعتِ حضرت عباس کو اس طرح نقل کیا ہے : كَالجبل العظيم و قلبه كالطود الجسيم لانه كان فارسا هماما و بطلا ضرغاماً و كان جسوراعلى الطعن والضرب فى ميدان الكفار۔ وہ بلندی میں کوہِ عظیم کی مانند قوت میں ان کا قلب بلند و وسیع پہاڑ کی طرح شجاعِ بے مثال شیرِ ضرغام تھے جنگ میں کفار ہمت اور مردانگی کی داد دیتے تھے ۔ (۸)

روایت میں ہے کہ جنگِ صفین میں ایک جوانِ نقابدار لشکرِ امیرالمومنین سے نکلا جس سے ہیبت اور شجاعت ظاہر ہوتی تھی جسکی عمر تقریباً سولہ سال ہو گی اور جنگ کرنے کے لیے مبارز طلب کرنے لگا معاویہ نے ابو شعثاء کو حکم دیا کہ

جنگ کرے ابو شعثاء نے کہا شام کے لوگ مجھے ہزار سوار کے برابر سمجھتے ہیں میرے سات بیٹے ہیں میں ان میں سے ایک کو بھیجتا ہوں وہ اس کا کام تمام کر دے گا اور اس نے اپنے ایک بیٹے کو بھیجا لیکن وہ قتل ہو گیا اسی طرح اس نے اپنے ساتوں بیٹوں کو بھیجا اور سب قتل ہوتے رہے ابو شعثاء نے جب یہ دیکھا دنیا اسکی نظر میں تاریک ہو گئی وہ خود بھی میدان میں آیا اور وہ بھی جہنم واصل ہوا جب لوگوں نے شجاعت کے اس ٹھائیں مارتے ہوئے سمندر کو میدان میں دیکھا تو کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ کوئی اس شجاع بے مثال کے مقابلہ میں جاتا وہ جوان اپنے لشکر کی طرف پلٹ گیا اصحابِ امیرالمومنین حیرت زدہ تھے کہ یہ جوان کون ہے لیکن جب نقاب رخ سے ہٹی تو پتا چلا کہ قمر بنی ہاشم حضرت ابوالفضل العباس ہیں (۹)

شجاعتِ حضرت عباس کا اس روایت سے باخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے وہ چیزیں جو اہلبیت کے لشکر سے لوٹی گئیں تھیں ان میں پرچمِ حضرت عباس بھی تھا جب یہ تمام اشیاء یزید کے سامنے پیش کی گئی تو یزید کی نگاہ اس پرچم پر گئی وہ

غور سے اس پرچم کو دیکھتا رہا اور تعجب سے کبھی اٹھتا تھا کبھی بیٹھتا تھا کسی نے سوال کیا امیر کیا ہوا کہ

اس طرح مبہوت اور حیرت زدہ ہو یزید نے پوچھا یہ پرچم کربلا میں کس کے ہاتھ میں تھا کہا عباس برادرِ حسین کے ہاتھ میں یزید کہتا ہے کہ مجھے تعجب اس علمبردار کی شجاعت پر ہے پوچھا کیوں؟ کہا دیکھو پورا پرچم حتیٰ اس کی لکڑی پر تیروں اور دوسرے اسلحوں کے نشانات ہیں صرف اس ایک جگہ کے جہاں سے اس کو پکڑا گیا ہے یہ جگہ کاملاً محفوظ ہے اسکا مطلب ہے کہ تیر اور دوسرے اسلحے اس جگہ بھی لگے لیکن اس بہادر نے علم کو اپنے ہاتھ سے رہا نہیں کیا آخری وقت تک اس پرچم کی حفاظت کرتا رہا جب اسکا ہاتھ گرا تب پرچم گرا۔ یہ تھا حضرت عباس کی شجاعت کا ایک نمونہ۔ خداوند عالم سے دعا ہے کہ ہمیں حقیقی محبین اہلبیت علیہم السلام میں سے قرار دے۔

حوالہ:

- ۱۔ بحار ج ۴۵ ص ۲۹۸
- ۲۔ العباس بن علی ص ۳۶ نقل ذخیرۃ الدارین
- ۳۔ منتہی الامال ج ۱ ص ۲۷۱
- ۴۔ العباس، مقرر ص ۷۶ و خصائص العباسیہ ص ۱۲۰
- ۵۔ اسرار الشہادۃ ص ۳۲۲
- ۶۔ الکبریٰ الاحمر ج ۳ ص ۴۵
- ۷۔ العباس، مقرر ص ۹۵
- ۸۔ خصائص العباسیہ ص ۱۱۸ و ۱۱۹
- ۹۔ فرسان الہیجاء ج ۱ ص
- ۱۰۱۹۳۔ چہرہ درخشان قمر بنی ہاشم ابوالفضل العباس ص ۱۹۰۔